اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

سنہ ۱۳۳۸ھ
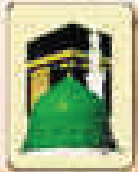
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِ یۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوىٰ رضويه ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

کون تھا اور اُس کا کچھ مال بھی تھا یا نہیں؟ حکمِ باطن ثابت ہوا، غلام گردن مارا گیا (یعنی قتل کیا گیا) اور وہ تمام اموال وراثۃً فقیر کو ملے۔ (مثنوی شریف (مترجم)، دفتر سوم، ص ٤٣، ٤٤، ٤٥)

وہی یہاں بھی ممکن کہ دکان دار اس فقیر کے مُورِث (یعنی جس کا یہ فقیر وارث ہے) کا مَدْیُون (یعنی قرض دار) ہو، اگرچہ وہ فقیر بھی اُس سے واقف نہ ہو، نہ یہ دکان دار اسے پہچانتا ہو تو یہ جبراً دلانا جبر نہیں بلکہ " **حق بحق دار رسانیدن** (یعنی حق دار کو اس کا حق پہنچانا ہے)"۔

کسی کا مُرید ہوتے ہوئے دوسرے سے بیعت کرنا

عرض : کسی شیخ سے بیعت کرکے دوسرے سے رُجوع کرسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد : اگر پہلے میں کچھ نقصان (یعنی کمی) ہو تو بیعت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں، البتہ تجدید کرسکتا ہے۔ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں کسی سلسلے کا آئے اس سے بیعت لے لیتا ہُوں سوا غلامانِ قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔"

مسجد کی گھڑی

مؤلف: ایک شب مسجد کی گھڑی کوئی صاحب چرا کر لے گئے۔ اہلِ محلّہ نے پولیس میں رپورٹ وغیرہ کی۔ اس پر

ارشاد فرمایا: ایک سال سلطان کی طرف سے کعبہ معظّمہ میں نہایت بیش قیمت (یعنی قیمتی) سونے کی قنادیل[1] لگانے کے لیے آئیں، ان میں سے ایک قندیل غائب ہوگئی۔ شریفِ مکہ (یعنی مکے کے گورنر) نے تحقیقات کی۔ پتہ چلا کہ خُدّامِ کعبہ کے سردار نے لی ہے۔ شریف کے سامنے پیشی ہوئی، اُن سے پوچھا گیا۔ وہ صاحب بولے: "کعبہ غنی ہے اسے حاجت نہیں، مجھے حاجت تھی میں نے لے لی۔" شریف نے درگزر فرمائی۔

(پھر فرمایا) مسجد کی کوئی شے لاکھ روپے کی چُرا لے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ (یعنی کوڑوں کی سزا) کا حکم ہے۔

---

[1]: قندیل کی جمع، ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکایا جاتا ہے۔